اورینٹل کالج میگزین، جلد۹۹، شمارہ۲، مسلسل شمارہ:۳۷۲، سال۲۰۲۴ء

سلسلۂ نقشبندیہ میں فقرِ حقیقی

احسان احمد، پی ایچ ڈی
اسسٹنٹ پروفیسر فارسی
پنجاب یونیورسٹی اورینٹل کالج، لاہور

FAQR IN NAQSHBANDI CHAIN

Ihsan Ahmad, PhD
Assistant Professor of Persian
Punjab University Oriental College, Lahore

Abstract

Naqshbandi is a major Pan-Iranian Tariqa having large majority in Central Asia, Turkia and India. Syed Baha-ud-Din Naqshband was founder of this Silsila. In India it was propagated by khawaja Baqi Billah, Sheikh Ahmad Serhindi and Mazhar Jan-e-Janan. The literature of this Silsila is found in large numbers all over the world. Every Silsila of tareqat has its own principles. The manuscript under discussion is also about the Faqr-e-Naqshbandi. Major rules and qualities of faqr are narrated. So the manuscript is a great addition to the Naqshbandi literature.

احسان احمد

Keywords:
Naqshbandi, Central Asia, Turkia, Indai, Sheikh Ahmad Serhindi, Mazhar Jan-e-Janan.

شیخ بہاؤ الدین نقشبند (۱۳۲۷ء-۱۳۹۰ء) (۱) کے نام سے منسوب سلسلۂ نقشبندیہ جس کے پیروکاروں کو نقشبندی کہا جاتا ہے۔ سلسلۂ مجددیہ، خالدیہ اور سلفیہ اس کی مشہور شاخیں ہیں۔ اس سلسلہ کے پیروکار نہ صرف برصغیر پاک وہند بل کہ وسطی ایشیا اور ترکی میں بھی بڑی تعداد میں موجود ہیں۔(۲) حضرت ابو بکر صدیقؓ کو اس سلسلہ کا جدِ اعلیٰ مانا جاتا ہے اور اس سلسلہ میں ذکر قلبی کو ابتدا سے ہی بہت اہم سمجھا جاتا ہے۔

برصغیر پاک وہند میں اس سلسلہ کے استحکام میں مغل شہنشاہ اکبر (۱۵۴۲ء-۱۶۰۵ء) کے دور میں خواجہ باقی باللہ (۱۵۳۶ء- ۱۶۰۳ء) کا کردار ناقابل فراموش ہے،(۳) علاوہ ازیں مجدد الف ثانی (۱۵۶۸ء-۱۶۲۴ء) نے اس سلسلہ کی ترویج واشاعت میں بنیادی خدمات انجام دی ہیں۔ اتباعِ شریعت اور سنت نبوی ﷺ پر عمل ان کی تعلیمات کا اہم جزُ تھا اور دین میں رسوم کے طور پر شامل ہونے والے غیر اسلامی عناصر کا سدباب بھی کیا۔ خواجہ محمد معصوم (۱۵۹۹ء-۱۶۲۸ء)، خواجہ سیف الدین (۱۶۳۹ء-۱۶۸۵ء) شاہ ولی اللہ (۱۷۰۳ء- ۱۷۶۲ء) مظہر جان جاناں (۱۶۹۹ء-۱۷۱۸ء) خواجہ غلام محی الدین قصوری (۱۷۷۸ء-۱۸۵۴ء) جیسے نام اس سلسلے کے اہم صوفیہ میں شمار ہوتے ہیں۔(۴)

تصوف کے تمام سلاسل اپنے طریق کے پابند ہیں۔ اور ہر ایک کے ہاں اپنے مختلف اصول وضوابط پائے جاتے ہیں۔ سلسلہ نقشبندیہ کے علماومشائخ کی تصنیفات اس سلسلہ کی تعلیمات کا مظہر ہیں اور کئی آثار ادب تصوف میں اہم شمار کیے جاتے ہیں۔ اس سلسلہ میں جس اہم رسالہ کا ذکر اس مضمون کا موضوع ہے وہ بھی یقیناً سلسلۂ نقشبندیہ کی دیگر تصانیف کی طرح اہم ہے اس کو تصحیح و تدوین کے ساتھ عام قاری کی دست رس میں لایا گیا ہے۔

یہ منظوم رسالہ فقر حقیقی علیہ فی طریق نقشبندیہ فقر کے موضوع پر ہے۔ سلسلۂ نقشبندیہ کا یہ عرفانی رسالہ تیرہویں صدی ہجری سے متعلق ہے۔ اس کے آخر میں دی گئی تاریخ سے پتہ چلتا ہے کہ یہ رسالہ تیرہویں صدی ہجری میں کتابت کیا گیا۔ اس رسالۂ منظوم کے مؤلف اور کاتب کا نام معلوم نہیں۔ لیکن اس کے مضمون سے اندازہ ہوتا ہے کہ یہ رسالہ غیر معمولی اہمیت کا حامل ہے۔

فقر اور مقامات فقر کی تعریف و تشریح میں لکھا گیا یہ رسالہ اس موضوع پر مفید معلومات کا حامل ہے۔ معلوم ہوتا ہے فقر کے سلسلہ میں عارفان اسلام کی تعلیمات اور صوفیہ کے منابع سے بھرپور استفادہ کیا گیا ہے۔ ان اشعار کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ اس سلسلہ میں اس کی اہمیت سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔

نسخے کی ابتدا میں شاعر نے اپنے اعتقادات و نظریات کو بیان کیا ہے۔ اشعار کے مطالب سے اخذ کیا جاسکتا ہے کہ شاعر فقہی اعتبار سے امام ابوحنیفہ کا پیروکار ہے جب کہ سلسلۂ طریقت میں سلسلۂ نقشبندیہ

سے وابستہ ہے۔ اس کے علاوہ دینی و عرفانی اشعار بہت بھرپور اور تاثیر ہیں۔ شاعر نے اپنے مافی الضمیر اور معتقدات کو شعر کی صورت میں نہایت احسن انداز میں بیان کیا ہے۔

فقر مارا اندرین رہ ظاہری و باطنی است
ظاہر او مقتضایِ شرع پاک مجتبیٰ است
راہ او از راہ نعمان صدق صدیق نقشبند
از طریق اھل سنت ماتری پیشوای ست
باطنی حرب و حساب و وحشت است دایم بنفس
بامواعظ باملاحظہ مراقب دایماست

(الف۔ن۔خ)

ترجمہ: ہمارے فقر میں ظاہری روش بھی ہے اور باطنی روش بھی، اس کے ظاہر کے لیے شریعت محمد ﷺ ضروری ہے اس کا راستہ سچائی کی نعمت کا راستہ صدیق نقشبند کا اہل سنت کا طریقہ ماترای اس کا پیشوا ہے۔ اس میں نفس کے ساتھ ہمیشہ باطنی جنگ اور وحشت ہے مواعظ کے ساتھ مراقب کا خیال بھی ہمیشہ رکھنا ہوتا ہے۔

اس کے بعد شاعر نے اپنے سلسلہ طریقت کو شعری صورت میں بیان کیا ہے۔

فقر مادر صدق زصدیقؓ در عدالت از عمرؓ
در حیا و علم عثمانؓ در کرم از مرتضیٰ است
در رضا دارد حسن تسلیم تقدیر از حسین
از عبادت با عبودیت از عبادش حال است
باقرش قاتل بنفس ازسیف توحید دایماً
در طریقش جعفر صادق امام رھنماست
فقر ماشد نقشبند دل پسند در انجمن
چون ذھب شد مذھبم جذب ابتدا سلک انتھاست
فقر مابصری و لبی بایزیدی خضریٰ است
آب نیل روح محض است چشم اعمی برقباست
فقر مارا شوق اخبار ذوق ابرارش مپرس
بادہ نوش بادہئ شطاری ذوق صفاست

(۲الف ن خ)

ترجمہ:

- ہمارے فقر میں سچائی (صدق) میں صدیق اکبرؓ اور عدل وانصاف میں عمرؓ کی طرف سے ہے اور حیااور علم عثمان بن عفان اور کرم ومہربانی علی المرتضیٰؓ کی طرف سے ہے۔

- اس میں تقدیر پر راضی ہونے میں حسینؓ کی طرح اور حسن کی طرف سے رضاعبادت عبودیت کے ساتھ اور اس کی عبادت حال ہے۔

- اس کا باقر توحید کی تلوار سے ہمیشہ نفس کا قاتل ہے۔ اس کے طریقت میں رہنما امام جعفر صادق ہیں۔

- ہمارا فقر انجمن میں نقشبند دل پسند ہو گیا۔ میر امذہب سوہنے جیسے ہو گیا کیونکہ اس کی ابتداء جذب اور انتہاسہ ُملک ہے۔

- ہمارا فقر بصری اور زیادہ تر بایزیدی اور خضری ہے۔ مقصود تک رسائی محض روح ہے اس کی نہ دیکھ سکنے والی آنکھ قبا پر ہے۔

- ہمارے فقر میں حدیث کا شوق اور نیکی کا ذوق نہ پوچھو۔ شطاری شراب کا بادہ نوش اور ذوق صفار کھتا ہے۔

اپنے اس رسالے میں شاعر نے آیات واحادیث اور اقوال مشائخ سے بھی جابجا استفادہ کیا ہے اور ساتھ ہی ساتھ دینی وعرفانی اصطلاحات کا بر محل استعمال اس بات کی دلیل ہے کہ اسے رائج دینی علم ودانش پر مناسب عبور حاصل تھا۔ جب کہ سخن گوئی کے حوالے سے بھی اس کی مہارت اس رسالے سے مترشح ہے۔

جمع تحقیق، مجی گشت محبوب خدا
از رمیت مارمیت لکن اللہ رمیٰ است

(۴ب ن۔خ)

ترجمہ: تحقیق سے ثابت ہے محب خدا کا محبوب ہو گیا۔ یہ سب آپ نے خاک کی مٹھی نہیں پھینکی بلکہ اللہ نے پھینکی ہے۔

فقر ما وارد محبت با خدا و بارسول
حب فی اللہ بغض اوفی اللہ از بھر رضی است

(۵الف ن۔خ)

ترجمہ: ہمارا فقر خدا اور رسول سے محبت کا آئینہ دار ہے۔ محبت بھی اللہ کے لیے دشمنی بھی اللہ کے لیے اور اللہ کی رضا کے لیے۔

سیر عن اللہ باللہ تکمیل است در فقر ما
این مقام البقا الفرق بعد الجمع ماست

(۵ب ن۔خ)

ترجمہ: اللہ کی تلاش میں اللہ کے ساتھ تکمیل ہے ہمارے فقر میں۔ یہ بقا کا مقام ہماری جمع تفریق سے بعد آتا ہے۔

قبض و بسط و صحو و سکر و اتصال و انفعال
اتصالش باشھود حق فصالش اتصالست
(۴ب ن۔خ)

ترجمہ: قبض اور بسط اور صحو اور سکر اتصال اور انفعال۔ شھود کے ساتھ اتصال حق میں فصال اور اصل اتصال ہے۔

علاوہ ازیں شاعر نے رسالہ میں قرآن کے الفاظ بہت سے مقامات پر استعمال کئے ہیں جیسا کہ مرج البحرین، عین الیقین، وجہ اللہ فتدلٰی، ترانی وغیرہ۔

فقر ما از پنج بحر جمع تفریق است جمع
مرج البحرین را لولو مرجانش صفاست
(۳ب ن۔خ)

ترجمہ: ہمارا فقر پانچ بحروں کی جمع تفریق سے جمع ہوا۔ مرج البحرین کے لیے لولو اور مرجان صفا ہے۔

متن میں تصوف و عرفان کی عمومی اصطلاحات سے استفادہ کیا گیا جیسا کہ از خویش بگذشتن، فقر، بہ حق پیوستن، غنا، تفویض، تجرید، نفس، روح، قلب(۵) جیسی اصطلاحات اشعار میں جابجا نظر آتی ہیں۔ اس کے علاوہ چونکہ رسالہ سلوک نقشبندیہ کا مظہر ہے اس لئے نقشبندی سلسلہ کی مخصوص اصطلاحات عرفانی سبھی وافر تعداد میں متن میں موجود ہیں جیسا کہ ذکر، یاد کرد، ہوش دردم سفر اندر وطن، خلوت اندر انجمن وغیرہ۔

فقر مارا نقشبندی یاد کرد یارشد
ذکر مارا بازگشتی خاصہ ازبھر رضاست
(۲ب ن۔خ)

ترجمہ: ہمارے فقر میں نقشبندی "یاد کرد" مددگار ہوئی ہے۔ ہمارے ذکر میں خاص طور پر اللہ کی رضا کی بازگشت ہے۔

فقر مارا ھوش دردم سفر اندر وطن
انتقالش از صفاتی باصفت ھایِ بقاست

کرد نظر اندر قدم بی تفریق از قلب بصر
خلوت اندر انجمنی شاغل بیند دل باخداست
(۲الف ن۔خ)

ترجمہ:
- ہمارے فقر میں ہوش در دَم اور سفر اندر وطن ہے۔ اس میں عام صفات بقاوالی صفتوں میں منتقل ہو جاتی ہیں۔
- نظریں قدموں کے اندر رکھنا قلب بصر کے ساتھ۔ انجمن کے اندر خلوت اختیار کرنا اور دل خدا کے ساتھ ہوتا ہے۔

ایمانی اور اعتقادی مسائل عارفانہ انداز میں پیش کئے گئے ہیں۔ اشعار کے مضامین سے اندازہ ہوتا ہے شاعر تمام مسلمانوں اور صوفیہ کی طرح رسول کریم ﷺ کی شفاعت پر بہت گہرا ایمان و اعتقاد رکھتا ہے جو تمام سلاسل تصوف میں اہم عنصر تصور کیا جاتا ہے۔ اس کے ساتھ شاعر معرفت اور مدارج عرفان کی تشریح و توضیح بھی کرتا ہے۔ ان اشعار سے شاعر کا عارف ہونا بھی ثابت ہوتا ہے۔(۶)

در قناعت تقوی اکتسابی زورع و اجتناب
ترک مالایعنی ایمانش بحق جلِ علااست
(۵الف ن۔خ)

ترجمہ: قناعت میں سے لیا گیا ورع واجتناب اور تقوی ہے۔ ہر چیز کو ترک کرنا یعنی اس کا ایمان حق تعالیٰ پر ہے۔

شفاعت رسول کریم کے سلسلے میں:

باحساب و بامیزان باشفاعت بارسول
حوض کوثر اهل نار و اهل جنت دایماست
(۵الف ن۔خ)

ترجمہ: حساب کتاب اور میزان کے وقت شفاعت رسول کا سہارا۔ حوض کوثر اہل نار اور اہل جنت کے لیے ہمیشہ کے لیے ہے۔

چونکہ رسالہ فقر نقشبندیہ کی خصوصیات واصطلاحات پر مبنی ہے۔ اس لئے آغاز سے ہی اس لفظ کو خاص مہارت اور ترتیب سے استعمال کیا ہے۔ کلمہ فقر کی تکرار نے اشعار کو مؤثر بنا دیا ہے۔ یوں اشعار فکری وہنری اعتبار سے اعلیٰ خصوصیات کے حامل نظر آتے ہیں۔

احسان اکبر ۸۷

فقر ما عجزی و ضعف است فنایش نظر
قوت قدرت بقا دایم صفات ذابقاست
فقر ما از خویشتن گذشتن بحق پیوستن است
فقر ما تفویض و تسلیم در رضایِ کبریاست
فقر ما علمش عمل گردید صاحب معرفت
در دقایق در حقایق در رقایق رمز ها است
فقرمابند صفاتش با صفاتی متصف
فعل او از جوہر آیینہ فعل خداست
فقر ما را امر و نہی حق مقام جمع شد
در مقام فرق رفت ملحد و زندیق در بلاست

(۱۳الف ن۔خ)

ترجمہ: ہمارا فقر عجز اور کمزوری ہے اوراس کی فنا نظر، اس میں باقی رہنے کی قوت ہے اور اس کی صفات باقی رہ جانے والی ہیں۔

ہمارا فقر ذات کی صفاتی صراحی سے شراب پیتا ہے، ہمارا فقر اللہ کی رضا اور قدرت کو تسلیم کرنا ہے۔

ہمارا فقر خود سے فارغ ہونا اور حق سے لو لگانا ہے، ہمارا فقر اس کا علم عمل بن گیا اور صاحب معرفت ہوا اس کی باریکیوں اور حقائق میں کئی چیزیں چھپی ہیں۔

ہمارا فقر اس کی صفات کا اسیر ہے اوران صفات سے متصف ہے، اس کا عمل اپنے جوہر کے اعتبار سے خدا کے عمل کا آیینہ دار ہے۔

ہمارے فقر میں اللہ کے امر و نہی جمع ہوگئے ہیں، مقام میں فرق پیدا ہوا اور کافر اور زندیق مصیبت میں ہے۔

علاوہ ازیں اشعار میں مقام صدیقیت کو اجاگر کیا گیا ہے۔ عرفانی اصطلاحات کی ارکان اسلام کی مدد سے توضیح احسن انداز میں کی گئی ہے۔ اس عرفانی رسالہ کے مطالعہ سے یہ بات سمجھ آتی ہے کہ شاعر نے بہ طور خاص سالک کو قرب خدا اور عرفان خداوندی جیسے اعلیٰ مقام تک پہنچنے کا راستہ بتایا ہے اور ساتھ ہی ساتھ تزکیہ نفس کے لوازمات بھی گنوائے ہیں۔

در مقام صدیقیت نور صدقش قرب یافت
از لطافت الطف آمد قاب قوسینش سر است

نفس راچار است مراتب ہر مراتب راچہار
از قواعد بر قواعد را چہاری اصلہاست
باطنی تصدیق اورا از مراتب ھست سہ
سہ مراتب تکمیل آمد رتب احسان ملتقاست
رتبہ ایمان بشد احسان کشففش شدعیان
وھنالک الولایۃ از کریم والعط است

ترجمہ:

- صدیقت کے مقام میں اس کے سچ نے نور سے قرب پایا، لطافت میں اور لطیف ہوا اور قاب قوسین اس کا مقام بن گیا۔
- نفس کے چار مراتب ہیں اور مرتبہ کے بھی چامراتب، قواعد کی رو سے ہر ایک کے چار ہی اصل ہیں۔
- باطنی تصدیق کے لحاظ سے اس کے تین مراتب ہیں، جب تین مراتب کی تکمیل ہوتی ہے تو پوشیدہ امور سامنے آجاتے ہیں۔
- ایمان کا رتبہ ملا تو اس کے احسان کا کشف واضح ہو گیا۔

اور عرفان و مدارج عرفان کے بارے میں:

معرفت در جملہ عالم حاصل و واصل بہ اصل
عرفان باللہ لنفس باللہ با لذت مافیہاست
عرفان باللہ عرفان بدین است آن الدین
عرفان بالنفس عرفان بحق از مصطفٰی است
عرفان بالذات عرفان بعالم ایضا
غامض ست موجز عبارت عارفان را این کفی ست
(۵ب ن۔خ)

ترجمہ:

- سارے جہان میں اللہ کی معرفت اور وصال صحیح معنوں میں حصول اور وصال ہے۔ اللہ کی ذات کی پہچان کے نفس کے ساتھ دنیا کی تمام لذتوں کے ساتھ ہے۔
- اللہ کا عرفان دین کا عرفان ہے اور وہی دین ہے، نفس کا عرفان اور حقیقت کا عرفان محمد مصطفی ﷺ سے ہے۔
- ذات کا عرفان اور دنیا کا عرفان یہ ہیں، مشکل اور مختصر بات یہ ہی عارفتوں کے لیے کافی ہے۔

رسالہ کے درمیان میں یعنی پہلے حصہ کے اختتام پر ایک مختصر عبارت نثر کی صورت میں موجود ہے کہ جو زبان و بیان کے اعتبار سے اعلیٰ معیارات کی حامل ہے۔ اس سے یہ اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ شاعر کو نثر نویسی پر بھی عبور حاصل تھا۔

"از دست تو هیچ دست بالا تر نیست، ای سالک آنچه درین رساله نوشته شد همه از اوصافِ وشان شاه بازان قاف قربت بود۔ اگر طالب آن آشیانی استعداد از قند سیمرغ خواهی درین رساله از دید حق نیک مطالعه نمای اگر توانا و بینای بچشم خود بین نظر بفرمای اگر عاقل و دانایی۔"(۹)(ب ن۔ خ)

ترجمہ: تیرے ہاتھ سے کوئی ہاتھ اوپر نہیں ہے۔ اے سالک اس رسالے میں جو کچھ تحریر کیا گیا شاہ بازان قاف قربت کے اوصاف ہیں۔ اگر کوئی اس آشیاں تک پہنچنے کا امیدوار ہے اسے چاہئے اس رسالے کا پوری نیک نیتی سے مطالعہ کرے وہ گہری اور عمیق نظر کے ساتھ دیکھے اگر تو وہ عاقل اور دانا ہے۔

اس رسالے کے آخر میں ایک قصیدہ بھی موجود ہے جس میں مضامین عرفان و تصوف ہی موجود ہیں اور لگتا ہے کہ یہ قصیدہ بھی اسی شاعر ہی کا لکھا ہوا ہے۔ ہم نے اسے مقالے میں ضمیمہ کے طور پر اضافہ کر دیا ہے تاکہ نامعلوم شاعر کی یہ یادگار بھی محفوظ ہو جائے۔ اس قصیدے سے شاعر کے نظریات اور اعتقادات کی وضاحت ہوتی ہے۔ اس قصیدہ کے آخر میں اس بات کا بہ خوبی اندازہ ہوتا ہے کہ شاعر خاندان نبوت خاص طور پر حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور ان کے کنبے سے خاص ارادت رکھتا ہے اور اس کو بیان کرتے ہوئے مریدانہ روش اختیار کی ہے۔

رسالۂ منظوم کے خطی نسخے کا تعارف:

فقر حقیقی علیه فی طریق نقشبندیه سلسلۂ نقشبندیہ کے اہم آثار میں سے ایک ہے۔ یہ رسالہ ذیقعد ۱۸۲۰ء میں لکھا گیا ہے۔ رسالہ کی روش کتابت سے نظر آتا ہے کہ اسے ترکیہ میں تحریر کیا گیا۔ یہ نسخہ اپنی نوعیت کا منفرد نسخہ ہے اور یہ "کتابخانہ مجلس شوریٰ اسلامی ایران" میں نمبر ۱۷۹۵۱/ ۲۰۹۱۱۶ کے تحت موجود ہے۔

یہ نسخہ ۱۶ صفحات پر مشتمل ہے اور ہر صفحہ ۲۱ سطور پر مشتمل ہے اس نسخے کو خط شکستہ مائل بہ نستعلیق میں تحریر کیا گیا ہے اس کو دیکھ کر کاتب کی خوش نویسی کا اندازہ ہوتا ہے اور اس نے بہت خوبصورت اور محکم خط میں تحریر کیا ہے۔ پختہ خط میں لکھے گئے اس نسخے کو پڑھنے اور الفاظ و حروف کو سمجھنے میں کوئی مشکل پیش نہیں آتی۔

املاء کی بعض چھوٹی چھوٹی غلطیاں درست کی گئی ہیں یہ منظوم نسخہ رکابہ کا حامل بھی ہے۔ جابجا مشخص عنوانات بھی ملتے ہیں۔ اور یہ عنوانات سنہری ہیں۔

اس رسالے کی تصحیح وتدوین، اہل تصوف خاص طور پر سلسلۂ نقشبندیہ کے لیے بہت اہم اور مفید ثابت ہو گی۔

☆☆☆☆☆

حوالے

(۱) انوشہ حسن، دانشنامہ ادب فارسی، (تہران: انتشارات، وزارت فرہنگ و ارشاد اسلامی، ۲۰۰۲ء)، ۲۷۲۱۔

(۲) محمد اجمل خان، تصوف کا مکمل انسائیکلوپیڈیا، (ہزارہ پاکستان، ۲۰۱۷ء)، ۴۱۵۔

(۳) نور بخش توکلی، تذکرۂ مشائخ نقشبندیہ، (مشتاق بک کارنر، ۲۰۱۲ء)، ۲۷۔

(۴) مولانا خان محمد، سلسلۂ عالیہ نقشبندیہ، (تہران: انتشارات ظہوری، ۲۰۰۳ء)، ۱۶۵۔

(۵) جعفر سجادی، فرہنگ اصطلاحات وتعمیرات عرفانی، (تہران: انتشارات ظہوری، ۲۰۰۳ء)، ۲۱۷۔

(۶) یوسف سلیم چشتی، تاریخ تصوف، (لاہور: علماء اکیڈمی، ۲۰۱۶ء)، ۹۸۔

(۷) نسخۂ خطی (رسالۂ منظوم فقر طریق نقشبندی ۲۰۹۱۱۴) ۱۷۹۵۱۔ (ایران: کتابخانہ مجلس شوریٰ اسلامی جمہوری اسلامی)۔

BIBLIOGRAPHY

- Anosha Hasan, *Dānishnāmeh Adab-e Fārsī*, (Tehran: Intasharat, Wizarat-e Farhang-o Irshad-e Islami, 2002).
- Muhammad Ajmal Khan, *Taṣavvuf kā Mukammal Incyclopīdia*, (Hazara – Pakistan, 2017).
- Maulana Khan Muhammad, *Silsala-e 'Aliya Naqshbandia*, (Mushtaq Book Corner, 2012).
- Jafar Sajjadi, *Farhang-e Istalāhāt wa T'mīrāt-e Irfānī*, (Tehran: Intasharat-e Zahuri, 2003)
- Yousuf Saleem Chishti, *Tarīkh-e Tasavvuf*, (Lahore: Ulama Acedemy 2016)

❖❖❖